ایاتھا ۳۰ | ۶۷ سُوۡرَۃُ الۡمُلۡکِ مَکِّیَّۃٌ ۷۷ | رکوعاتھا ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ ۫ وَ
ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُۨ ۙ﴿۱﴾

۱۔ وہ ذات نہایت بابرکت ہے جس کے دستِ (قدرت) میں (تمام جہانوں کی) سلطنت ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ
لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ
ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ﴿۲﴾

۲۔ جس نے موت اور زندگی کو (اِس لئے) پیدا فرمایا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے لحاظ سے بہتر ہے، اور وہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے۔

الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ
مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ
تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ ہَلۡ
تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾

۳۔ جس نے سات (یا متعدد) آسمانی کرّے باہمی مطابقت کے ساتھ (طبق دَر طبق) پیدا فرمائے، تم (خدائے) رحمان کے نظامِ تخلیق میں کوئی بے ضابطگی اور عدمِ تناسب نہیں دیکھو گے، سو تم نگاہِ (غور و فکر) پھیر کر دیکھو، کیا تم اس (تخلیق) میں کوئی شگاف یا خلل (یعنی شکستگی یا اِنقطاع) دیکھتے ہو۔

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ
اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ ہُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾

۴۔ تم پھر نگاہِ (تحقیق) کو بار بار (مختلف زاویوں اور سائنسی طریقوں سے) پھیر کر دیکھو، (ہر بار) نظر تمہاری طرف تھک کر پلٹ آئے گی اور وہ (کوئی بھی نقص تلاش کرنے میں) ناکام ہوگی۔

وَ لَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا
بِمَصَابِیۡحَ وَ جَعَلۡنٰہَا رُجُوۡمًا
لِّلشَّیٰطِیۡنِ وَ اَعۡتَدۡنَا لَہُمۡ عَذَابَ
السَّعِیۡرِ ﴿۵﴾

۵۔ اور بیشک ہم نے سب سے قریبی آسمانی کائنات کو (ستاروں، سیاروں، دیگر خلائی کرّوں اور ذرّوں کی شکل میں) چراغوں سے مزیّن فرما دیا ہے، اور ہم نے ان (ہی میں سے بعض) کو شیطانوں (یعنی سرکش قوتوں) کو مار بھگانے (یعنی ان کے منفی اثرات ختم کرنے) کا ذریعہ (بھی) بنایا ہے، اور ہم نے ان (شیطانوں) کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦

۶۔ اور ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے رب کا اِنکار کیا دوزخ کا عذاب ہے، اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا
وَّهِىَ تَفُوْرُ ۝٧

۷۔ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی خوف ناک آوازیں سنیں گے اور وہ (آگ) جوش مار رہی ہو گی۔

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ
فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ
يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝٨

۸۔ گویا (ابھی) شدتِ غضب سے پھٹ کر پارہ پارہ ہو جائے گی، جب اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا؟

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ
اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩

۹۔ وہ کہیں گے: کیوں نہیں! بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والا آیا تھا تو ہم نے جھٹلا دیا اور ہم نے کہا کہ اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی، تم تو محض بڑی گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہو۔

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا
كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠

۱۰۔ اور کہیں گے: اگر ہم (حق کو) سنتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم (آج) اہلِ جہنم میں (شامل) نہ ہوتے۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ
السَّعِيْرِ ۝١١

۱۱۔ پس وہ اپنے گناہ کا اِعتراف کر لیں گے، سو دوزخ والوں کے لئے (رحمتِ اِلٰہی سے) دُوری (مقرر) ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢

۱۲۔ بیشک جو لوگ بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بڑا اَجر ہے۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٣

۱۳۔ اور تم لوگ اپنی بات چھپا کر کہو یا اُسے بلند آواز میں کہو، یقیناً وہ سینوں کی (چھپی) باتوں کو (بھی) خوب جانتا ہے۔

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ
الْخَبِيْرُ ۝١٤

۱۴۔ بھلا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے؟ حالانکہ وہ بڑا باریک بین (ہر چیز سے) خبردار ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا
مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾

١٥۔ وُہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم و مسخر کر دیا، سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو، اور اُس کے (دیئے ہوئے) رِزق میں سے کھاؤ، اور اُسی کی طرف (مرنے کے بعد) اُٹھ کر جانا ہے۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ
بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾

١٦۔ کیا تم آسمان والے (رب) سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے (اس طرح) کہ وہ اچانک لرزنے لگے۔

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ
عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ
نَذِيْرِ ﴿١٧﴾

١٧۔ کیا تم آسمان والے (رب) سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے؟ سو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾

١٨۔ اور بیشک ان لوگوں نے (بھی) جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے، سو میرا انکار کیسا (عبرت ناک ثابت) ہوا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ
وَّيَقْبِضْنَ ؕۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا
الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾

١٩۔ کیا اُنہوں نے پرندوں کو اپنے اوپر پر پھیلائے ہوئے اور (کبھی) پر سمیٹے ہوئے نہیں دیکھا؟ اُنہیں (فضا میں گرنے سے) کوئی نہیں روک سکتا سوائے رحمان کے (بنائے ہوئے قانون کے)، بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ
يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ
الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾

٢٠۔ بھلا کوئی ایسا ہے جو تمہاری فوج بن کر (خدائے) رحمان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے؟ کافر محض دھوکہ میں (مبتلا) ہیں۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ
اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّ
نُفُوْرٍ ﴿٢١﴾

٢١۔ بھلا کوئی ایسا ہے جو تمہیں رزق دے سکے اگر (اللہ تم سے) اپنا رزق روک لے؟ بلکہ وہ سرکشی اور (حق سے) نفرت میں مضبوطی سے اڑے ہوئے ہیں۔

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ
أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ کیا وہ شخص جو منہ کے بل اوندھا چل رہا ہے زیادہ راہِ راست پر ہے یا وہ شخص جو سیدھی حالت میں صحیح راہ پر گامزن ہے؟

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ
قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ آپ فرما دیجئے: وُہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ
وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ فرما دیجئے: وُہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور تم (روزِ قیامت) اُسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ
كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور وہ کہتے ہیں: یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا
أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ فرما دیجئے کہ (اُس کے وقت کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، اور میں تو صرف واضح ڈر سنانے والا ہوں (اگر وقت بتا دیا جائے تو ڈر ختم ہو جائے گا)۔

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي
كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ پھر جب اس (دن) کو قریب دیکھ لیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ کر سیاہ ہو جائیں گے، اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی وہ (وعدہ) ہے جس کے (جلد ظاہر کیے جانے کے) تم بہت طلب گار تھے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَ
مَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ
الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ فرما دیجئے: بھلا یہ بتاؤ اگر اللہ مجھے موت سے ہمکنار کر دے (جیسے تم خواہش کرتے ہو) اور جو میرے ساتھ ہیں (ان کو بھی)، یا ہم پر رحم فرمائے (یعنی ہماری موت کو مؤخر کر دے) تو (ان دونوں صورتوں میں) کون ہے جو کافروں کو دردناک عذاب سے پناہ دے گا؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ

۲۹۔ فرما دیجئے: وُہی (خدائے) رحمان ہے جس پر ہم

تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾

ایمان لائے ہیں اور اُسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، پس تم عنقریب جان لوگے کہ کون شخص کھلی گمراہی میں ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾

۳۰۔ فرما دیجئے: اگر تمہارا پانی زمین میں بہت نیچے اتر جائے (یعنی خشک ہو جائے) تو کون ہے جو تمہیں (زمین پر) بہتا ہوا پانی لا دے۔

ایاتہا ۵۲ — ۶۸ سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ ۲ — رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ﴿١﴾

۱۔ نون (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) قلم کی قسم اور اُس (مضمون) کی قسم جو (فرشتے) لکھتے ہیں۔

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿٢﴾

۲۔ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے رب کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہیں۔

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿٣﴾

۳۔ اور بیشک آپ کیلئے ایسا اَجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿٤﴾

۴۔ اور بیشک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزیّن اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ﴿٥﴾

۵۔ پس عنقریب آپ (بھی) دیکھ لیں گے اور وہ (بھی) دیکھ لیں گے۔

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾

۶۔ کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٧﴾

۷۔ بیشک آپ کا رب اس شخص کو (بھی) خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے، اور وہ ان کو (بھی) خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٨﴾

۸۔ سو آپ جھٹلانے والوں کی بات نہ مانیں۔

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾

۹۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ (دین کے معاملے میں) آپ (بے جا) نرمی اِختیار کرلیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں گے۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور آپ کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا اِنتہائی ذلیل ہے۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ (جو) طعنہ زن، عیب جُو (ہے اور) لوگوں میں فساد انگیزی کے لئے چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ (جو) بھلائی کے کام سے بہت روکنے والا بخیل، حد سے بڑھنے والا سرکش (اور) سخت گنہگار ہے۔

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ (جو) بد مزاج درُشت خو ہے، مزید برآں بد اصل (بھی) ہے۔☆

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اِس لئے (اس کی بات کو اہمیت نہ دیں) کہ وہ مالدار اور صاحبِ اولاد ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ جب اس پر ہماری آیتیں تلاوت کی جائیں (تو) کہتا ہے: یہ (تو) پہلے لوگوں کے اَفسانے ہیں۔

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اب ہم اس کی سونڈ جیسی ناک پر داغ لگا دیں گے۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ بیشک ہم ان (اہلِ مکّہ) کی (اُسی طرح) آزمائش کریں گے جس طرح ہم نے (یمن کے) ان باغ والوں کو آزمایا تھا جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم صبح سویرے یقیناً اس کے پھل توڑ لیں گے۔

☆ یہ آیات ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئیں، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جتنے ذِلت آمیز القاب باری تعالیٰ نے اس بدبخت کو دیئے آج تک کلامِ اِلٰہی میں کسی اور کے لئے استعمال نہیں ہوئے۔ وجہ یہ تھی کہ اُس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ اَقدس میں گستاخی کی، جس پر غضبِ اِلٰہی بھڑک اٹھا۔ ولید نے حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کا ایک کلمہ بولا تھا، جواباً باری تعالیٰ نے اُس کے دس رذائل بیان کیے اور آخر میں نطفۂ حرام ہونا بھی ظاہر کر دیا، اور اس کی ماں نے بعد ازاں اِس اَمر کی بھی تصدیق کر دی۔ (تفسیر قرطبی، رازی، نسفی وغیرہم)

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور انہوں نے (اِن شاء اللہ کہہ کر یا غریبوں کے حصہ کا) اِستثناء نہ کیا۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ پس آپ کے رب کی جانب سے ایک پھرنے والا (عذاب رات ہی رات میں) اس (باغ) پر پھر گیا اور وہ سوتے ہی رہے۔

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ سو وہ (لہلہاتا پھلوں سے لدا ہوا باغ) صبح کو کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہوگیا۔

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ پھر صبح ہوتے ہی وہ ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ کہ اپنی کھیتی پر سویرے سویرے چلے چلو اگر تم پھل توڑنا چاہتے ہو۔

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ سو وہ لوگ چل پڑے اور وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے۔

اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ کہ آج اس باغ میں تمہارے پاس ہرگز کوئی محتاج نہ آنے پائے۔

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور وہ صبح سویرے (پھل کاٹنے اور غریبوں کو اُن کے حصہ سے محروم کرنے کے) منصوبے پر قادِر بنتے ہوئے چل پڑے۔

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ پھر جب انہوں نے اس (ویران باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے: ہم یقیناً راستہ بھول گئے ہیں (یہ ہمارا باغ نہیں ہے)۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ (جب غور سے دیکھا تو پکار اٹھے: نہیں نہیں،) بلکہ ہم تو محروم ہوگئے ہیں۔

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ ان کے ایک عدل پسند زِیرک شخص نے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم (اللہ کا) ذِکر و تسبیح کیوں نہیں کرتے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا
ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ (تب) وہ کہنے لگے کہ ہمارا رب پاک ہے، بیشک ہم ہی ظالم تھے۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ سو وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم ملامت کرنے لگے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ کہنے لگے: ہائے ہماری شامت! بیشک ہم ہی سرکش و باغی تھے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ
اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ امید ہے ہمارا رب ہمیں اس کے بدلہ میں اس سے بہتر دے گا، بیشک ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ عذاب اسی طرح ہوتا ہے، اور واقعی آخرت کا عذاب (اس سے) کہیں بڑھ کر ہے، کاش! وہ لوگ جانتے ہوتے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ بیشک پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں والے باغات ہیں۔

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ ؕ

۳۵۔ کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی طرح (محروم) کر دیں گے۔

مَا لَكُمْ ۫ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ۚ

۳۶۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے، کیا فیصلہ کرتے ہو۔

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ ۙ

۳۷۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم (یہ) پڑھتے ہو۔

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ۚ

۳۸۔ کہ تمہارے لئے اس میں وہ کچھ ہے جو تم پسند کرتے ہو۔

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا

۳۹۔ یا تمہارے لئے ہمارے ذمہ کچھ (ایسے) پختہ عہد و پیمان ہیں جو روزِ قیامت تک باقی رہیں (جن کے ذریعے

تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾

ہم پابند ہوں) کہ تمہارے لئے وہی کچھ ہوگا جس کا تم (اپنے حق میں) فیصلہ کرو گے۔

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ ان سے پوچھیے کہ ان میں سے کون اس (قسم کی بے ہودہ بات) کا ذِمّہ دار ہے۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ یا ان کے کچھ اور شریک (بھی) ہیں؟ تو انہیں چاہئے کہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر وہ سچے ہیں۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ جس دن ساق (یعنی اَحوالِ قیامت کی ہولناک شدت) سے پردہ اٹھایا جائے گا اور وہ (نافرمان) لوگ سجدہ کیلئے بلائے جائیں گے تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ ان کی آنکھیں (ہیبت اور ندامت کے باعث) جھکی ہوئی ہوں گی (اور) ان پر ذِلت چھا رہی ہوگی، حالانکہ وہ (دنیا میں بھی) سجدہ کیلئے بلائے جاتے تھے جبکہ وہ تندرست تھے (مگر پھر بھی سجدہ کے اِنکاری تھے)۔

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ پس (اے حبیبِ مکرم!) آپ مجھے اور اس شخص کو جو اس کلام کو جھٹلاتا ہے (اِنتقام کے لئے) چھوڑ دیں، اب ہم انہیں آہستہ آہستہ (تباہی کی طرف) اس طرح لے جائیں گے کہ انہیں معلوم تک نہ ہوگا۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور میں اُنہیں مہلت دے رہا ہوں، بیشک میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ کیا آپ ان سے (تبلیغِ رسالت پر) کوئی معاوضہ مانگ رہے ہیں کہ وہ تاوان (کے بوجھ) سے دبے جا رہے ہیں۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ کیا ان کے پاس علمِ غیب ہے کہ وہ (اس کی بنیاد پر اپنے فیصلے) لکھتے ہیں۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ

۴۸۔ پس آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر

كَصَاحِبِ الْحُوتِ ۘ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾

فرمایئے اور مچھلی والے (پیغمبر یونس علیہ السلام) کی طرح (دل گرفتہ) نہ ہوں، جب انہوں نے (اللہ کو) پکارا اس حال میں کہ وہ (اپنی قوم پر) غم وغصہ سے بھرے ہوئے تھے۔

لَوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ اگر انکے رب کی رحمت ونعمت ان کی دستگیری نہ کرتی تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیئے جاتے اور وہ ملامت زدہ ہوتے (مگر اللہ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا)۔

فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ پھر ان کے رب نے انہیں برگزیدہ بنا لیا اور انہیں (اپنے قربِ خاص سے نواز کر) کامل نیکوکاروں میں (شامل) فرما دیا۔

وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾

۵۱۔ اور بیشک کافر لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آپ کو اپنی (حاسدانہ بد) نظروں سے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ اور وہ (قرآن) تو سارے جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

ایاتها ۵۲ | ۶۹ سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ ۷۸ | رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

الْحَاقَّةُ ﴿١﴾

۱۔ یقیناً واقع ہونے والی گھڑی۔

مَا الْحَاقَّةُ ﴿٢﴾

۲۔ کیا چیز ہے یقیناً واقع ہونے والی گھڑی۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٣﴾

۳۔ اور آپ کو کس چیز نے خبردار کیا کہ یقیناً واقع ہونے والی (قیامت) کیسی ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾

۴۔ ثمود اور عاد نے (جملہ موجودات کو) باہمی ٹکراؤ سے پاش پاش کر دینے والی (قیامت) کو جھٹلایا تھا۔

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۵

۵۔ پس قومِ ثمود کے لوگ! تو وہ حد سے زیادہ کڑک دار چنگھاڑ والی آواز سے ہلاک کر دیئے گئے۔

وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۶

۶۔ اور رہے قومِ عاد کے لوگ! تو وہ (بھی) ایسی تیز آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے جو انتہائی سرد نہایت گرج دار تھی۔

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۷

۷۔ اللہ نے اس (آندھی) کو ان پر مسلسل سات راتیں اور آٹھ دن مسلّط رکھا، سو تُو ان لوگوں کو اس (عرصہ) میں (اس طرح) مرے پڑے دیکھتا (تو یوں لگتا) گویا وہ کھجور کے گرے ہوئے درختوں کی کھوکھلی جڑیں ہیں۔

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ۸

۸۔ سو تُو کیا ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے۔

وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۹

۹۔ اور فرعون اور جو اُس سے پہلے تھے اور (قومِ لوط کی) اُلٹی ہوئی بستیوں (کے باشندوں) نے بڑی خطائیں کی تھیں۔

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۱۰

۱۰۔ پس انہوں نے (بھی) اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی، سو اللہ نے انہیں نہایت سخت گرفت میں پکڑ لیا۔

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۱۱

۱۱۔ بیشک جب (طوفانِ نوح کا) پانی حد سے گزر گیا تو ہم نے تمہیں رواں کشتی میں سوار کر لیا۔

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۱۲

۱۲۔ تاکہ ہم اس (واقعہ) کو تمہارے لئے (یادگار) نصیحت بنا دیں اور محفوظ رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۱۳

۱۳۔ پھر جب صور میں ایک مرتبہ پھونک ماری جائے گی۔

وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ

۱۴۔ اور زمین اور پہاڑ (اپنی جگہوں سے) اٹھا لئے

فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾

جائیں گے، پھر وہ ایک ہی بار ٹکرا کر ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ سو اُس وقت واقع ہونے والی (قیامت) برپا ہو جائے گی۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور (سب) آسمانی کرّے پھٹ جائیں گے اور یہ کائنات (ایک نظام میں مربوط اور حرکت میں رکھنے والی) قوت کے ذریعے (سیاہ) شگافوں☆ پر مشتمل ہو جائے گی۔

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہونگے، اور آپ کے رب کے عرش کو اس دن ان کے اوپر آٹھ (فرشتے یا فرشتوں کے طبقات) اٹھائے ہوئے ہونگے۔

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اُس دن تم (حساب کے لئے) پیش کیے جاؤ گے، تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ سو وہ شخص جس کا نامۂ اَعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (خوشی سے) کہے گا: آؤ میرا نامۂ اَعمال پڑھ لو۔

اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ میں تو یقین رکھتا تھا کہ میں اپنے حساب کو (آسان) پانے والا ہوں۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ سو وہ پسندیدہ زندگی بسر کرے گا۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ بلند و بالا جنت میں۔

☆ واھیة ...... الوَھْیُ: وَھِیَ، یَھِی، وَھْیًا کا معنیٰ ہے: شقّ فی الأدیم والثوب ونحوهما، یقال: وَھَی الثوب أی إنشقّ و تخرّق (چمڑے، کپڑے یا اس قسم کی دوسری چیزوں کا پھٹ جانا اور ان میں شگاف ہو جانا۔ اِسی لئے کہا جاتا ہے: کپڑا پھٹ گیا اور اس میں شگاف ہوگیا) ...... (المفردات، لسان العرب، قاموس المحیط، المنجد وغیرہ)۔ اسے جدید سائنس نے black holes سے تعبیر کیا ہے۔

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ جس کے خوشے (پھلوں کی کثرت کے باعث) جھکے ہوئے ہوں گے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ (اُن سے کہا جائے گا:) خوب لطف اندوزی کے ساتھ کھاؤ اور پیو اُن (اَعمال) کے بدلے جو تم گزشتہ (زندگی کے) اَیام میں آگے بھیج چکے تھے۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ ج

۲۵۔ اور وہ شخص جس کا نامۂ اَعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: ہائے کاش! مجھے میرا نامۂ اَعمال نہ دیا گیا ہوتا۔

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ ج

۲۶۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ ج

۲۷۔ ہائے کاش! وُہی (موت) کام تمام کر چکی ہوتی۔

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ ج

۲۸۔ (آج) میرا مال مجھ سے (عذاب کو) کچھ بھی دور نہ کر سکا۔

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ ج

۲۹۔ مجھ سے میری قوت وسلطنت (بھی) جاتی رہی۔

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ لا

۳۰۔ (حکم ہوگا:) اسے پکڑ لو اور اسے طوق پہنا دو۔

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ لا

۳۱۔ پھر اسے دوزخ میں جھونک دو۔

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ ط

۳۲۔ پھر ایک زنجیر میں جس کی لمبائی ستر گز ہے اسے جکڑ دو۔

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ لا

۳۳۔ بیشک یہ بڑی عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ ط

۳۴۔ اور نہ محتاج کو کھانا کھلانے پر رغبت دلاتا تھا۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ لا

۳۵۔ سو آج کے دن نہ اسکا کوئی گرم جوش دوست ہے۔

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لا

۳۶۔ اور نہ پیپ کے سوا (اُس کیلئے) کوئی کھانا ہے۔

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع

۳۷۔ جسے گنہگاروں کے سوا کوئی نہ کھائے گا۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ لا

۳۸۔ سو میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور ان چیزوں کی (بھی) جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ بیشک یہ (قرآن) بزرگی و عظمت والے رسول (ﷺ) کا (منزّل من اللہ) فرمان ہے، (جسے وہ رسالۃً اور نیابۃً بیان فرماتے ہیں)۔

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں (کہ اَدبی مہارت سے خود لکھا گیا ہو)، تم بہت ہی کم یقین رکھتے ہو۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور نہ (یہ) کسی کاہن کا کلام ہے (کہ فنی اندازوں سے وضع کیا گیا ہو)، تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ (یہ) تمام جہانوں کے رب کی طرف سے نازل شدہ ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور اگر وہ ہم پر کوئی (ایک) بات بھی گھڑ کر کہہ دیتے۔

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ تو یقیناً ہم اُن کو پوری قوت و قدرت کے ساتھ پکڑ لیتے۔

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ پھر ہم ضرور اُن کی شہ رگ کاٹ دیتے۔

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اِس سے روکنے والا نہ ہوتا۔

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور پس بلاشبہ یہ (قرآن) پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض لوگ (اس کھلی سچائی کو) جھٹلانے والے ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور واقعی یہ کافروں کیلئے (موجبِ) حسرت ہے۔

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور بیشک یہ حق الیقین ہے۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ سو (اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح کرتے رہیں۔

اٰیاتہا ۴۴ ٧٠ سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ ٧٩ رکوعاتہا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سَاَلَ سَآىِٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾

۱۔ ایک سائل نے ایسا عذاب طلب کیا جو واقع ہونے والا ہے۔

لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿٢﴾

۲۔ کافروں کے لئے جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾

۳۔ (وہ) اللہ کی جانب سے (واقع ہوگا) جو آسمانی زینوں (اور بلند مراتب درجات) کا مالک ہے۔

تَعْرُجُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿٤﴾

۴۔ اس (کے عرش) کی طرف فرشتے اور روح الامین عروج کرتے ہیں ایک دن میں، جس کا اندازہ (دنیوی حساب سے) پچاس ہزار برس کا ہے۔ ☆

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿٥﴾

۵۔ سو (اے حبیب!) آپ (کافروں کی باتوں پر) ہر شکوہ سے پاک صبر فرمائیں۔

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿٦﴾

۶۔ بیشک وہ (تو) اس (دن) کو دور سمجھ رہے ہیں۔

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿٧﴾

۷۔ اور ہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں۔

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾

۸۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائیگا۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾

۹۔ اور پہاڑ (دھنکی ہوئی) رنگین اُون کیطرح ہو جائینگے۔

☆ فِيْ يَوْمٍ اگر وَاقِعٍ کا صلہ ہو تو معنی ہوگا کہ جس دن (یومِ قیامت کو) عذاب واقع ہوگا اس کا دورانیہ ۵۰ ہزار برس کے قریب ہے۔ اور اگر یہ تَعْرُجُ کا صلہ ہو تو معنی ہوگا کہ ملائکہ اور اَرواحِ مومنین جو عرشِ الٰہی کی طرف عروج کرتی ہیں ان کے عروج کی رفتار ۵۰ ہزار برس یومیہ ہے، وہ پھر بھی کتنی مدت میں منزلِ مقصود تک پہنچتے ہیں۔ واللہ أعلم بالصواب۔ (یہاں سے نوری سال (light year) کے تصور کا اِستنباط ہوتا ہے۔)

وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿١٠﴾

۱۰۔ اور کوئی دوست کسی دوست کا پرساں نہ ہوگا۔

يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾

۱۱۔ (حالانکہ) وہ (ایک دوسرے کو) دکھائے جا رہے ہوں گے، مجرم آرزو کرے گا کہ کاش! اس دن کے عذاب (سے رہائی) کے بدلہ میں اپنے بیٹے دے دے۔

وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾

۱۲۔ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی (دے ڈالے)۔

وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾

۱۳۔ اور اپنا (تمام) خاندان جو اُسے پناہ دیتا تھا۔

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ﴿١٤﴾

۱۴۔ اور جتنے لوگ بھی زمین میں ہیں، سب کے سب (اپنی ذات کے لئے بدلہ کر دے)، پھر یہ (فدیہ) اُسے (اللہ کے عذاب سے) بچالے۔

كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿١٥﴾

۱۵۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا، بیشک وہ شعلہ زن آگ ہے۔

نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾

۱۶۔ سر اور تمام اَعضائے بدن کی کھال اتار دینے والی ہے۔

تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾

۱۷۔ وہ اُسے بلا رہی ہے جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری اور رُوگردانی کی۔

وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾

۱۸۔ اور (اس نے) مال جمع کیا پھر (اسے تقسیم سے) روکے رکھا۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾

۱۹۔ بیشک انسان بے صبر اور لالچی پیدا ہوا ہے۔

إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾

۲۰۔ جب اسے مصیبت (یا مالی نقصان) پہنچے تو گھبرا جاتا ہے۔

وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾

۲۱۔ اور جب اسے بھلائی (یا مالی فراخی) حاصل ہو تو بخل کرتا ہے۔

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ مگر وہ نماز ادا کرنے والے۔

الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ جو اپنی نماز پر ہمیشگی قائم رکھنے والے ہیں۔

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ اور وہ (ایثار کیش) لوگ جن کے اَموال میں حصہ مقرر ہے۔

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۙ﴿۲۵﴾

۲۵۔ مانگنے والے اور نہ مانگنے والے محتاج کا۔

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور وہ لوگ جو روزِ جزا کی تصدیق کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۚ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ بیشک ان کے رب کا عذاب ایسا نہیں جس سے بے خوف ہوا جائے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۳۰﴾

۳۰۔ سوائے اپنی منکوحہ بیویوں کے یا اپنی مملوکہ کنیزوں کے، سو (اس میں) اُن پر کوئی ملامت نہیں۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۳۱﴾

۳۱۔ سو جو ان کے علاوہ طلب کرے تو وہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی نگہداشت کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۙ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۗ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ؕ﴿۳۵﴾

۳۵۔ یہی لوگ ہیں جو جنّتوں میں معزز و مکرم ہوں گے۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۙ﴿۳۶﴾

۳۶۔ تو کافروں کو کیا ہوگیا ہے کہ آپ کی طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں۔

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ

۳۷۔ دائیں جانب سے (بھی) اور بائیں جانب سے

عِزِيْنَ ۝٣٧

(بھی) گروہ در گروہ۔

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ
يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝٣٨

۳۸۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ (بغیر ایمان وعمل کے) نعمتوں والی جنت میں داخل کر دیا جائیگا؟

كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٩

۳۹۔ ہرگز نہیں، بیشک ہم نے انہیں اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ (بھی) جانتے ہیں۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ
اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝٤٠

۴۰۔ سو میں مشارق اور مغارب کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ بیشک ہم پوری قدرت رکھتے ہیں۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا
نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٤١

۴۱۔ اس پر کہ ہم بدل کر ان سے بہتر لوگ لے آئیں، اور ہم ہرگز عاجز نہیں ہیں۔

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى
يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝٤٢

۴۲۔ سو آپ انہیں چھوڑ دیجئے کہ وہ اپنی بے ہودہ باتوں اور کھیل تماشے میں پڑے رہیں یہاں تک کہ اپنے اس دن سے آملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ
سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝٤٣

۴۳۔ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے یوں نکلیں گے گویا وہ بتوں کے استھانوں کی طرف دوڑے جا رہے ہیں۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا
يُوْعَدُوْنَ ۝٤٤

۴۴۔ (ان کا) حال یہ ہوگا کہ ان کی آنکھیں (شرم اور خوف سے) جھک رہی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہو گی، یہی ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

اٰیاتها ۲۸ | ۷۱ سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ ۷۱ | رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ

۱۔ بیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا

اَنۡذِرۡ قَوۡمَكَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ
يَّاۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱﴾

کہ آپ اپنی قوم کو ڈرائیں قبل اس کے کہ اُنہیں دردناک عذاب آ پہنچے۔

قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ
مُّبِيۡنٌۙ ﴿۲﴾

۲۔ اُنہوں نے کہا: اے میری قوم! بیشک میں تمہیں واضح ڈر سنانے والا ہوں۔

اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوۡهُ وَ
اَطِيۡعُوۡنِۙ ﴿۳﴾

۳۔ کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اُس سے ڈرو اور میری اِطاعت کرو۔

يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَ يُؤَخِّرۡكُمۡ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ
اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ كُنۡتُمۡ
تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾

۴۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں مقررہ مدت تک مہلت عطا کرے گا، بیشک اللہ کی (مقرر کردہ) مدت جب آ جائے تو مہلت نہیں دی جاتی، کاش! تم جانتے ہوتے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِىۡ لَيۡلًا وَّ
نَهَارًا ۙ ﴿۵﴾

۵۔ نوح (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! بیشک میں اپنی قوم کو رات دن بلاتا رہا۔

فَلَمۡ يَزِدۡهُمۡ دُعَآءِىۡۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾

۶۔ لیکن میری دعوت نے ان کے لئے سوائے بھاگنے کے کچھ زیادہ نہیں کیا۔

وَ اِنِّىۡ كُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ
جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَهُمۡ فِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَ
اسۡتَغۡشَوۡا ثِيَابَهُمۡ وَ اَصَرُّوۡا وَ
اسۡتَكۡبَرُوا اسۡتِكۡبَارًا ۚ ﴿۷﴾

۷۔ اور میں نے جب (بھی) اُنہیں (ایمان کی طرف) بلایا تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں اور اپنے اوپر اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور (کفر پر) ہٹ دھرمی کی اور شدید تکبر کیا۔

ثُمَّ اِنِّىۡ دَعَوۡتُهُمۡ جِهَارًا ۙ ﴿۸﴾

۸۔ پھر میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی۔

ثُمَّ اِنِّىۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ وَ اَسۡرَرۡتُ
لَهُمۡ اِسۡرَارًا ۙ ﴿۹﴾

۹۔ پھر میں نے انہیں اعلانیہ (بھی) سمجھایا اور انہیں پوشیدہ رازدارانہ طور پر (بھی) سمجھایا۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ پھر میں نے کہا کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ وہ تم پر بڑی زوردار بارش بھیجے گا۔

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور تمہاری مدد اَموال اور اولاد کے ذریعے فرمائے گا اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کردے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا اِعتقاد اور معرفت نہیں رکھتے۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح کی حالتوں سے پیدا فرمایا۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح سات (یا متعدّد) آسمانی کرّے باہمی مطابقت کے ساتھ (طبق در طبق) پیدا فرمائے۔

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور اس نے ان میں چاند کو روشن کیا اور اس نے سورج کو چراغ (یعنی روشنی اور حرارت کا منبع) بنایا۔

وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور اللہ نے تمہیں زمین سے سبزے کی مانند اُگایا۔☆

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَ يُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پھر تم کو اسی (زمین) میں لوٹا دے گا اور (پھر) تم کو (اسی سے دوبارہ) باہر نکالے گا۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنا دیا۔

☆ ارضی زندگی میں پودوں کی طرح حیاتِ انسانی کی اِبتداء اور نشو ونما بھی کیمیائی اور حیاتیاتی مراحل سے گزرتے ہوئے تدریجاً ہوئی، اِسی لئے اِسے اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا کے بلیغ اِستعارہ کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع

۲۰۔ تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو پھرو۔

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ نوح (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! انہوں نے میری نافرمانی کی اور اُس (سرکش رؤساء کے طبقے) کی پیروی کرتے رہے جس کے مال و دولت اور اولاد نے انہیں سوائے نقصان کے اور کچھ نہیں بڑھایا۔

وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور (عوام کو گمراہی میں رکھنے کے لئے) وہ بڑی بڑی چالیں چلتے رہے۔

وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۚ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور کہتے رہے کہ تم اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا اور وَدّ اور سُوَاع اور یَغُوث اور یَعُوق اور نَسر (نامی بتوں) کو (بھی) ہرگز نہ چھوڑنا۔

وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ۬ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور واقعی انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا، سو (اے میرے رب!) تو (بھی ان) ظالموں کو سوائے گمراہی کے (کسی اور چیز میں) نہ بڑھا۔

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ (بالآخر) وہ اپنے گناہوں کے سبب غرق کر دیئے گئے، پھر آگ میں ڈال دیئے گئے، سو وہ اپنے لئے اللہ کے مقابل کسی کو مددگار نہ پا سکے۔

وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور نوح (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا باقی نہ چھوڑ۔

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا يَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ بیشک اگر تو اُنہیں (زندہ) چھوڑے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتے رہیں گے، اور وہ بدکار (اور) سخت کافر اولاد کے سوا کسی کو جنم نہیں دیں گے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

۲۸۔ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہوا

وَّالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝۲۸ ع

اور (جملہ) مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو، اور ظالموں کیلئے سوائے ہلاکت کے کچھ (بھی) زیادہ نہ فرما۔

اٰیاتھا ۲۸ ۷۲ سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ ۴۰ رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۱

۱۔ آپ فرما دیں: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا، تو (جا کر اپنی قوم سے) کہنے لگے: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲

۲۔ جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں، اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳

۳۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے نہ کوئی بیوی بنا رکھی ہے اور نہ ہی کوئی اولاد۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴

۴۔ اور یہ کہ ہم میں سے کوئی احمق ہی اللہ کے بارے میں حق سے دور حد سے گزری ہوئی باتیں کہا کرتا تھا۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵

۵۔ اور یہ کہ ہم گمان کرتے تھے کہ انسان اور جن اللہ کے بارے میں ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶

۶۔ اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات میں سے بعض افراد کی پناہ لیتے تھے، سو ان لوگوں نے ان جنات کی سرکشی اور بڑھا دی۔

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ

۷۔ اور (اے گروہِ جنات!) وہ انسان بھی ایسا ہی گمان

يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾

کرنے لگے جیسا گمان تم نے کیا کہ اللہ (مرنے کے بعد) ہرگز کسی کو نہیں اٹھائے گا۔

وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۸﴾

۸۔ اور یہ کہ ہم نے آسمانوں کو چھوا، اور انہیں سخت پہرہ داروں اور (انگاروں کی طرح) جلنے اور چمکنے والے ستاروں سے بھرا ہوا پایا۔

وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾

۹۔ اور یہ کہ ہم (پہلے آسمانی خبریں سننے کیلئے) اس کے بعض مقامات میں بیٹھا کرتے تھے، مگر اب کوئی سننا چاہے تو وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ (منتظر) پائے گا۔

وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ (ہماری بندش سے) ان لوگوں کے حق میں جو زمین میں ہیں کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔

وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نیک لوگ ہیں اور ہم (ہی) میں سے کچھ اس کے سوا (برے) بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں پر (چل رہے) تھے۔

وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم اللہ کو ہرگز زمین میں (رہ کر) عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہی (زمین سے) بھاگ کر اسے عاجز کر سکتے ہیں۔

وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور یہ کہ جب ہم نے (کتاب) ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے، پھر جو شخص اپنے رب پر ایمان لاتا ہے تو وہ نہ نقصان ہی سے خوف زدہ ہوتا ہے اور نہ ظلم سے۔

وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور یہ کہ ہم میں سے (بعض) فرماں بردار بھی ہیں اور ہم میں سے (بعض) ظالم بھی ہیں، پھر جو کوئی فرمانبردار ہو گیا تو ایسے ہی لوگوں نے بھلائی طلب کی۔

وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ
حَطَبًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور جو ظالم ہیں تو وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ
لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور یہ (وحی بھی میرے پاس آئی ہے) کہ اگر وہ طریقت (راہِ حق، طریقِ ذکرِ الٰہی) پر قائم رہتے تو ہم انہیں بہت سے پانی کے ساتھ سیراب کرتے۔

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ
ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ تاکہ ہم اس (نعمت) میں ان کی آزمائش کریں، اور جو شخص اپنے رب کے ذِکر سے منہ پھیر لے گا تو وہ اسے نہایت سخت عذاب میں داخل کر دے گا۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ
اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور یہ کہ سجدہ گاہیں اللہ کے لئے (مخصوص) ہیں، سو اللہ کے ساتھ کسی اور کی پرستش مت کیا کرو۔

وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ
كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور یہ کہ جب اللہ کے بندے (محمد ﷺ) اس کی عبادت کرنے کھڑے ہوئے تو وہ ان پر ہجوم در ہجوم جمع ہو گئے (تاکہ ان کی قرأت سن سکیں)۔

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ
بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ آپ فرما دیں کہ میں تو صرف اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔

قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا
رَشَدًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ آپ فرما دیں کہ میں تمہارے لئے نہ تو نقصان (یعنی کفر) کا مالک ہوں اور نہ بھلائی (یعنی ایمان) کا (گویا حقیقی مالک اللہ ہے میں تو ذریعہ اور وسیلہ ہوں)۔

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ
اَحَدٌ ۙ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ
مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ آپ فرما دیں کہ نہ مجھے ہرگز کوئی اللہ کے (اَمر کے خلاف) عذاب سے پناہ دے سکتا ہے اور نہ ہی میں قطعاً اُس کے سوا کوئی جائے پناہ پاتا ہوں۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ
يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ

۲۳۔ مگر اللہ کی جانب سے اَحکامات اور اُس کے پیغامات کا پہنچانا (میری ذمہ داری ہے)، اور جو کوئی اللہ

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نافرمانی کرے تو بیشک اُس کیلئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ یہاں تک کہ جب یہ لوگ وہ (عذاب) دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو (اُس وقت) انہیں معلوم ہوگا کہ کون مددگار کے اعتبار سے کمزور تر اور عدد کے اعتبار سے کم تر ہے۔

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ آپ فرما دیں: میں نہیں جانتا کہ جس (روزِ قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا اس کے لئے میرے رب نے طویل مدت مقرر فرما دی ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ (وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتا۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیونکہ یہ خاصۂ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بیشک وہ اس (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کیلئے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہے۔

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ تاکہ اللہ (اس بات کو) ظاہر فرما دے کہ بیشک ان (رسولوں) نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے، اور (اَحکاماتِ اِلٰہیہ اور علومِ غیبیہ میں سے) جو کچھ ان کے پاس ہے اللہ نے (پہلے ہی سے) اُس کا اِحاطہ فرما رکھا ہے، اور اُس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔

ایاتها ۲۰ — ۷۳ سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ ۳ — رکوعاتها ۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾

۱۔ اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)۔

قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۙ﴿۲﴾

۲۔ آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کیلئے)۔

نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلًا ۙ﴿۳﴾

۳۔ آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیں۔

اَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا ؕ﴿۴﴾

۴۔ یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔

اِنَّا سَنُلۡقِىۡ عَلَيۡكَ قَوۡلًا ثَقِيۡلًا ﴿۵﴾

۵۔ ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل کرینگے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيۡلِ هِىَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّاَقۡوَمُ قِيۡلًا ؕ﴿۶﴾

۶۔ بیشک رات کا اُٹھنا (نفس کو) سخت پامال کرتا ہے اور (دِل و دِماغ کی یکسوئی کے ساتھ) زبان سے سیدھی بات نکالتا ہے۔

اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبۡحًا طَوِيۡلًا ؕ﴿۷﴾

۷۔ بیشک آپ کے لئے دن میں بہت سی مصروفیات ہوتی ہیں۔

وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلۡ اِلَيۡهِ تَبۡتِيۡلًا ؕ﴿۸﴾

۸۔ اور آپ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیں اور (اپنے قلب و باطن میں) ہر ایک سے ٹوٹ کر اُسی کے ہو رہیں۔

رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذۡهُ وَكِيۡلًا ﴿۹﴾

۹۔ وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، سو اُسی کو (اپنا) کارساز بنالیں۔

وَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَاهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرًا جَمِيۡلًا ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور آپ ان (باتوں) پر صبر کریں جو کچھ وہ (کفار) کہتے ہیں، اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ ان سے کنارہ کش ہو جائیں۔

وَ ذَرۡنِیۡ وَ الۡمُکَذِّبِیۡنَ اُولِی النَّعۡمَۃِ
وَ مَہِّلۡہُمۡ قَلِیۡلًا ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور آپ مجھے اور جھٹلانے والے سرمایہ داروں کو (اِنتقام لینے کیلئے) چھوڑ دیں اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے دیں (تاکہ اُنکے اَعمالِ بد اپنی اِنتہاء کو پہنچ جائیں)۔

اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًا ﴿۱۲﴾

۱۲۔ بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور (دوزخ کی) بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور حلق میں اٹک جانے والا کھانا اور نہایت دردناک عذاب ہے۔

یَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَ الۡجِبَالُ وَ
کَانَتِ الۡجِبَالُ کَثِیۡبًا مَّہِیۡلًا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ جس دن زمین اور پہاڑ زور سے لرزنے لگیں گے اور پہاڑ بکھرتی ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا
عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ
رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول (ﷺ) بھیجا ہے جو تم پر (اَحوال کا مشاہدہ فرما کر) گواہی دینے والا ہے، جیسا کہ ہم نے فرعون کیطرف ایک رسول کو بھیجا تھا۔

فَعَصٰی فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰہُ
اَخۡذًا وَّبِیۡلًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پس فرعون نے اس رسول (علیہ السلام) کی نافرمانی کی، سو ہم نے اس کو ہلاکت انگیز گرفت میں پکڑ لیا۔

فَکَیۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ کَفَرۡتُمۡ یَوۡمًا
یَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِیۡبَا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اگر تم کفر کرتے رہو تو اُس دن (کے عذاب) سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِہٖ ؕ کَانَ وَعۡدُہٗ
مَفۡعُوۡلًا ﴿۱۸﴾

۱۸۔ (جس دن کی) شدت کے باعث آسمان پھٹ جائے گا، اُس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

اِنَّ ہٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ
اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ﴿۱۹﴾ ع

۱۹۔ بیشک یہ (قرآن) نصیحت ہے، پس جو شخص چاہے اپنے رب تک پہنچنے کا راستہ اختیار کر لے۔

اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی
مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَ نِصۡفَہٗ وَ ثُلُثَہٗ وَ

۲۰۔ بیشک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ (کبھی) دو تہائی شب کے قریب اور (کبھی) نصف شب اور (کبھی) ایک

طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ
وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ
عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ
الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ
مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى
الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ
اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ
مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ
خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

تہائی شب (نماز میں) قیام کرتے ہیں، اور اُن لوگوں کی ایک جماعت (بھی) جو آپ کے ساتھ ہیں (قیام میں شریک ہوتی ہے)، اور اللہ ہی رات اور دن (کے گھٹنے اور بڑھنے) کا صحیح اندازہ رکھتا ہے، وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز اُس کے اِحاطہ کی طاقت نہیں رکھتے، سو اُس نے تم پر (مشقت میں تخفیف کرکے) معافی دے دی، پس جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو، وہ جانتا ہے کہ تم میں سے (بعض لوگ) بیمار ہوں گے اور (بعض) دوسرے لوگ زمین میں سفر کریں گے تاکہ اللہ کا فضل تلاش کریں اور (بعض) دیگر اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے، سو جتنا آسانی سے ہو سکے اُتنا (ہی) پڑھ لیا کرو، اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو قرضِ حسن دیا کرو، اور جو بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اُسے اللہ کے حضور بہتر اور اَجر میں بزرگ تر پالو گے، اور اللہ سے بخشش طلب کرتے رہو، اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

اٰیاتھا ۵۶ — ۷۴ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ۴ — رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾

۱۔ اے چادر اوڑھنے والے (حبیب!)۔

قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ﴿۲﴾

۲۔ اُٹھیں اور (لوگوں کو اللہ کا) ڈر سنائیں۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝٣

۳۔ اور اپنے رب کی بڑائی (اور عظمت) بیان فرمائیں۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝٤

۴۔ اور اپنے (ظاہر و باطن کے) لباس (پہلے کی طرح ہمیشہ) پاک رکھیں۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥

۵۔ اور (حسبِ سابق گناہوں اور) بتوں سے الگ رہیں۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝٦

۶۔ اور (اس غرض سے کسی پر) احسان نہ کریں کہ اس سے زیادہ کے طالب ہوں۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧

۷۔ اور آپ اپنے رب کے لئے صبر کیا کریں۔

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝٨

۸۔ پھر جب (دوبارہ) صور میں پھونک ماری جائے گی۔

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝٩

۹۔ سو وہ دن (یعنی روزِ قیامت) بڑا ہی سخت دن ہوگا۔

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝١٠

۱۰۔ کافروں پر ہرگز آسان نہ ہوگا۔

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝١١

۱۱۔ آپ مجھے اور اس شخص کو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا (اِنتقام لینے کیلئے) چھوڑ دیں۔

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝١٢

۱۲۔ اور میں نے اسے بہت وسیع مال مہیا کیا تھا۔

وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝١٣

۱۳۔ اور (اس کے سامنے) حاضر رہنے والے بیٹے (دیئے) تھے۔

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝١٤

۱۴۔ اور میں نے اسے (سامانِ عیش و عشرت میں) خوب وُسعت دی تھی۔

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝١٥

۱۵۔ پھر (بھی) وہ حرص رکھتا ہے کہ میں اور زیادہ کروں۔

كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝١٦

۱۶۔ ہرگز (ایسا) نہ ہوگا، بیشک وہ ہماری آیتوں کا دشمن رہا ہے۔

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝١٧

۱۷۔ عنقریب میں اسے سخت مشقت (کے عذاب) کی تکلیف دوں گا۔

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝١٨

۱۸۔ بیشک اس نے سوچ بچار کی اور (دل میں) ایک تجویز مقرر کرلی۔

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۱۹﴾

۱۹۔ بس اس پر (اللہ کی) مار (یعنی لعنت) ہو، اس نے کیسی تجویز کی۔

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اس پر پھر (اللہ کی) مار (یعنی لعنت) ہو، اس نے کیسی تجویز کی۔

ثُمَّ نَظَرَ ۙ﴿۲۱﴾

۲۱۔ پھر اس نے (اپنی تجویز پر دوبارہ) غور کیا۔

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ﴿۲۲﴾

۲۲۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا۔

ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ﴿۲۳﴾

۲۳۔ پھر (حق سے) پیٹھ پھیر لی اور تکبر کیا۔

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۙ﴿۲۴﴾

۲۴۔ پھر کہنے لگا کہ یہ (قرآن) جادو کے سوا کچھ نہیں جو (اگلے جادوگروں سے) نقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ﴿۲۵﴾

۲۵۔ یہ (قرآن) بجز انسان کے کلام کے (اور کچھ) نہیں۔

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ میں عنقریب اسے دوزخ میں جھونک دوں گا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ؕ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور آپ کو کس نے بتایا ہے کہ سَقَر کیا ہے۔

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۚ﴿۲۸﴾

۲۸۔ وہ (ایسی آگ ہے جو) نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۚۖ﴿۲۹﴾

۲۹۔ (وہ) جسمانی کھال کو جھلسا کر سیاہ کر دینے والی ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ؕ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اس پر اُنیس (۱۹ فرشتے داروغے مقرر) ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا
مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا
فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ

۳۱۔ اور ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے ہی مقرر کیے ہیں اور ہم نے ان کی گنتی کافروں کے لیے محض آزمائش کے طور پر مقرر کی ہے تاکہ اہلِ کتاب یقین کر لیں (کہ قرآن اور نبوتِ محمدی ﷺ حق ہے کیونکہ ان کی کتب میں بھی یہی تعداد بیان کی گئی تھی) اور اہلِ ایمان کا ایمان (اس تصدیق سے) مزید بڑھ جائے، اور اہلِ

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ
وَ لِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ
اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ
يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا
هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾

کتاب اور مومنین (اس کی حقانیت میں) شک نہ کر سکیں، اور تا کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور کفار یہ کہیں کہ اس (تعداد کی) مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟ اسی طرح اللہ (ایک ہی بات سے) جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے، اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور یہ (دوزخ کا بیان) انسان کی نصیحت کیلئے ہی ہے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ ہاں، چاند کی قسم (جس کا گھٹنا، بڑھنا اور غائب ہو جانا گواہی ہے)۔

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور رات کی قسم جب وہ پیٹھ پھیر کر رخصت ہونے لگے۔

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور صبح کی قسم جب وہ روشن ہو جائے۔

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ بیشک یہ (دوزخ) بہت بڑی آفتوں میں سے ایک ہے۔

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ انسان کو ڈرانے والی ہے۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ
يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ (یعنی) اس شخص کیلئے جو تم میں سے (نیکی میں) آگے بڑھنا چاہے یا جو (بدی میں پھنس کر) پیچھے رہ جائے۔

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ ہر شخص اُن (اعمال) کے بدلے جو اُس نے کما رکھے ہیں گروی ہے۔

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ سوائے دائیں جانب والوں کے۔

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ (وہ) باغات میں ہوں گے، اور آپس میں پوچھتے ہوں گے۔

عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۙ﴿۴۱﴾

۴۱۔ مجرموں کے بارے میں۔

مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ (اور کہیں گے:) تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۙ﴿۴۳﴾

۴۳۔ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے۔

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ۙ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور ہم محتاجوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۙ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور بیہودہ مشاغل والوں کے ساتھ (مل کر) ہم بھی بیہودہ مشغلوں میں پڑے رہتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۙ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور ہم روزِ جزا کو جھٹلایا کرتے تھے۔

حَتّٰۤی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ؕ﴿۴۷﴾

۴۷۔ یہاں تک کہ ہم پر جس کا آنا یقینی تھا (وہ موت) آ پہنچی۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ؕ﴿۴۸﴾

۴۸۔ سو (اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں کوئی نفع نہیں پہنچائے گی۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ۙ﴿۴۹﴾

۴۹۔ تو ان (کفّار) کو کیا ہو گیا ہے کہ (پھر بھی) نصیحت سے رُوگردانی کیے ہوئے ہیں۔

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۙ﴿۵۰﴾

۵۰۔ گویا وہ بِدکے ہوئے (وحشی) گدھے ہیں۔

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ؕ﴿۵۱﴾

۵۱۔ جو شیر سے بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔

بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۙ﴿۵۲﴾

۵۲۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک شخص یہ چاہتا ہے کہ اُسے (براہِ راست) کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دے دیئے جائیں۔

كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۵۳﴾

۵۳۔ ایسا ہرگز ممکن نہیں، بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ لوگ آخرت سے ڈرتے ہی نہیں۔

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۵۴﴾

۵۴۔ کچھ شک نہیں کہ یہ (قرآن) نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ﴿۵۵﴾

۵۵۔ پس جو چاہے اِسے یاد رکھے۔

وَمَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

۵۶۔ اور یہ لوگ (اِسے) یاد نہیں رکھیں گے مگر جب اللہ

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

چاہے گا، وہی تقویٰ (و پرہیزگاری) کا مستحق ہے اور مغفرت کا مالک ہے۔

ایاتہا ۴۰ — ۷۵ سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۱ — رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

لَاۤ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾

۱۔ میں قسم کھاتا ہوں روزِ قیامت کی۔

وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾

۲۔ اور میں قسم کھاتا ہوں (برائیوں پر) ملامت کرنے والے نفس کی۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾

۳۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیوں کو (جو مرنے کے بعد ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گی) ہرگز اِکٹھا نہ کریں گے۔

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾

۴۔ کیوں نہیں! ہم تو اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اُس کی اُنگلیوں کے ایک ایک جوڑ اور پوروں تک کو درست کر دیں۔

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾

۵۔ بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے (کی زندگی میں) بھی گناہ کرتا رہے۔

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾

۶۔ وہ (بہ اندازِ تمسخر) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا۔

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾

۷۔ پھر جب آنکھیں چوندھیا جائیں گی۔

وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾

۸۔ اور چاند (اپنی) روشنی کھو دے گا۔

وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ﴿۹﴾

۹۔ اور سورج اور چاند اِکٹھے (بے نور) ہو جائیں گے۔

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اُس وقت انسان پکار اٹھے گا کہ بھاگ جانے کا ٹھکانا کہاں ہے۔

كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ ہرگز نہیں، کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾

۱۲۔ اُس دن آپ کے رب ہی کے پاس قرارگاہ ہوگی۔

يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ
وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾

۱۳۔ اُس دن اِنسان اُن (اَعمال) سے خبردار کیا جائے گا
جو اُس نے آگے بھیجے تھے اور جو (اثرات اپنی موت کے
بعد) پیچھے چھوڑے تھے۔

بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾

۱۴۔ بلکہ اِنسان اپنے (اَحوالِ) نفس پر (خود ہی) آگاہ
ہوگا۔

وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ﴿١٥﴾

۱۵۔ اگرچہ وہ اپنے تمام عذر پیش کرے گا۔

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿١٦﴾

۱۶۔ (اے حبیب!) آپ (قرآن کو یاد کرنے کی
جلدی میں (نزولِ وحی کے ساتھ) اپنی زبان کو حرکت نہ
دیا کریں۔

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾

۱۷۔ بیشک اسے (آپ کے سینہ میں) جمع کرنا اور اسے
(آپ کی زبان سے) پڑھانا ہمارا ذِمّہ ہے۔

فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾

۱۸۔ پھر جب ہم اسے (زبانِ جبریل سے) پڑھ چکیں تو
آپ اس پڑھے ہوئے کی پیروی کیا کریں۔

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾

۱۹۔ پھر بیشک اس (کے معانی) کا کھول کر بیان کرنا ہمارا
ہی ذِمّہ ہے۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ حقیقت یہ ہے (اے کفّار!) تم جلد ملنے والی
(دنیا) کو محبوب رکھتے ہو۔

وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾

۲۱۔ اور تم آخرت کو چھوڑے ہوئے ہو۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ بہت سے چہرے اُس دن شگفتہ و تر و تازہ ہوں گے۔

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ اور (بلاحجاب) اپنے رب (کے حسن و جمال) کو
تک رہے ہوں گے۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ اور کتنے ہی چہرے اُس دن بگڑی ہوئی حالت میں
(مایوس اور سیاہ) ہوں گے۔

تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾

كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾

وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾

وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿۳۱﴾

وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿۳۲﴾

ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿۳۳﴾

أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿۳۴﴾

ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿۳۵﴾

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿۳۷﴾

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿۳۸﴾

۲۵۔ یہ گمان کرتے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ ایسی سختی کی جائے گی جو اُن کی کمر توڑ دے گی۔

۲۶۔ نہیں نہیں، جب جان گلے تک پہنچ جائے۔

۲۷۔ اور کہا جا رہا ہو کہ (اس وقت) کون ہے جھاڑ پھونک سے علاج کرنے والا (جس سے شفایابی کرائیں)۔

۲۸۔ اور (جان دینے والا) سمجھ لے کہ (اب سب سے) جدائی ہے۔

۲۹۔ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹنے لگے۔

۳۰۔ تو اس دن آپ کے رب کی طرف جانا ہوتا ہے۔

۳۱۔ تو (کتنی بدنصیبی ہے کہ) اس نے نہ (رسول ﷺ کی باتوں کی) تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔

۳۲۔ بلکہ وہ جھٹلاتا رہا اور رُوگردانی کرتا رہا۔

۳۳۔ پھر اپنے اہلِ خانہ کی طرف اکڑ کر چل دیا۔

۳۴۔ تمہارے لئے (مرتے وقت) تباہی ہے، پھر (قبر میں) تباہی ہے۔

۳۵۔ پھر تمہارے لئے (روزِ قیامت) ہلاکت ہے، پھر (دوزخ کی) ہلاکت ہے۔

۳۶۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اُسے بے کار (بغیر حساب و کتاب کے) چھوڑ دیا جائے گا۔

۳۷۔ کیا وہ (اپنی اِبتداء میں) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکا دیا جاتا ہے۔

۳۸۔ پھر وہ (رحم میں جال کی طرح جما ہوا) ایک معلق وجود بن گیا، پھر اُس نے (تمام جسمانی اَعضاء کی اِبتدائی شکل کو اس وجود میں) پیدا فرمایا، پھر اس نے (انہیں) درست کیا۔

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ﴿٣٩﴾

۳۹۔ پھر یہ کہ اس نے اسی نطفہ ہی کے ذریعہ دو قسمیں بنائیں: مرد اور عورت۔

أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾

۴۰۔ تو کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کردے۔

ایاتها ۳۱ — ۷۶ سُورَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ ۹۸ — رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا ﴿١﴾

۱۔ بیشک انسان پر زمانے کا ایک ایسا وقت بھی گزر چکا ہے کہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا۔

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٢﴾

۲۔ بیشک ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا فرمایا جسے ہم (تولّد تک ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ کی طرف) پلٹتے اور جانچتے رہتے ہیں، پس ہم نے اسے (ترتیب سے) سننے والا (پھر) دیکھنے والا بنایا ہے۔

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿٣﴾

۳۔ بیشک ہم نے اسے (حق و باطل میں تمیز کرنے کے لئے شعور و بصیرت کی) راہ بھی دکھا دی، (اب) خواہ وہ شکرگزار ہو جائے یا ناشکر گزار رہے۔

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾

۴۔ بیشک ہم نے کافروں کے لئے (پاؤں کی) زنجیریں اور (گردن کے) طوق اور (دوزخ کی) دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾

۵۔ بیشک مخلص اطاعت گزار (شرابِ طہور کے) ایسے جام پئیں گے جس میں (خوشبو، رنگت اور لذت بڑھانے کے لئے) کافور کی آمیزش ہوگی۔

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ

۶۔ (کافور جنت کا) ایک چشمہ ہے جس سے (خاص)

يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝۶

بندگانِ خدا (یعنی اَولیاء اللہ) پیا کریں گے (اور) جہاں چاہیں گے (دوسروں کو پلانے کے لئے) اسے چھوٹی چھوٹی نہروں کی شکل میں بہا کر (بھی) لے جائیں گے۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝۷

۷۔ (یہ بندگانِ خاص وہ ہیں) جو (اپنی) نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی خوب پھیل جانے والی ہے۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝۸

۸۔ اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝۹

۹۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کیلئے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہشمند) ہیں۔

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝۱۰

۱۰۔ ہمیں تو اپنے ربّ سے اُس دن کا خوف رہتا ہے جو (چہروں کو) نہایت سیاہ (اور) بدنما کر دینے والا ہے۔

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝۱۱

۱۱۔ پس اللہ انہیں (خوفِ اِلٰہی کے سبب سے) اس دن کی سختی سے بچا لے گا اور انہیں (چہروں پر) رونق و تازگی اور (دلوں میں) سرور و مسرّت بخشے گا۔

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝۱۲

۱۲۔ اور اِس بات کے عوض کہ انہوں نے صبر کیا ہے (رہنے کو) جنت اور (پہننے کو) ریشمی پوشاک عطا کریگا۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝۱۳

۱۳۔ یہ لوگ اس میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ وہاں دھوپ کی تپش پائیں گے اور نہ سردی کی شدّت۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝۱۴

۱۴۔ اور (جنت کے درختوں کے) سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور ان کے (میووں کے) گچھے جھک کر لٹک رہے ہوں گے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور (خُدام) ان کے گرد چاندی کے برتن اور (صاف ستھرے) شیشے کے گلاس لئے پھرتے ہونگے۔

قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور شیشے بھی چاندی کے (بنے) ہوں گے جنہیں انہوں نے (ہر ایک کی طلب کے مطابق) ٹھیک اندازہ سے بھرا ہوگا۔

وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور انہیں وہاں (شرابِ طہور کے) ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾

۱۸۔ (زنجبیل) اس (جنت) میں ایک ایسا چشمہ ہے جس کا نام 'سلسبیل' رکھا گیا ہے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور ان کے اردگرد ایسے (معصوم) بچے گھومتے رہیں گے، جو ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے، جب آپ انہیں دیکھیں گے تو انہیں بکھرے ہوئے موتی گمان کریں گے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور جب آپ (بہشت پر) نظر ڈالیں گے تو وہاں (کثرت سے) نعمتیں اور (ہر طرف) بڑی سلطنت دیکھیں گے۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ ان (کے جسموں) پر باریک ریشم کے سبز اور دبیز اطلس کے کپڑے ہوں گے، اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا ربّ انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ بیشک یہ تمہارا صلہ ہوگا اور تمہاری محنت مقبول ہوچکی۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾

۲۳۔ بیشک ہم نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے نازل فرمایا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۚ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ سو آپ اپنے ربّ کے حکم کی خاطر صبر (جاری) رکھیں اور ان میں سے کسی کاذب و گنہگار یا کافر و ناشکر گزار کی بات پر کان نہ دھریں۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ بیشک یہ (طالبانِ دنیا) جلد ملنے والے مفاد کو عزیز رکھتے ہیں اور سخت بھاری دن (کی یاد) کو اپنے پسِ پشت چھوڑے ہوئے ہیں۔

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ (وہ نہیں سوچتے کہ) ہم ہی نے انہیں پیدا فرمایا ہے اور ان کے جوڑ جوڑ کو مضبوط بنایا ہے، اور ہم جب چاہیں (انہیں) انہی جیسے لوگوں سے بدل ڈالیں۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ بیشک یہ (قرآن) نصیحت ہے، سو جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ اِختیار کر لے۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور تم خود کچھ نہیں چاہ سکتے سوائے اس کے جو اللہ چاہے، بیشک اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

۳۱۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت (کے دائرے) میں داخل فرما لیتا ہے، اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آیاتها ۵۰ — ۷۷ سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ ۳۳ — رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ ﴿۱﴾

۱۔ نرم و خوش گوار ہواؤں کی قَسم جو پے در پے چلتی ہیں۔

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾

۲۔ پھر تند و تیز ہواؤں کی قَسم جو شدید جھونکوں سے چلتی ہیں۔

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾

۳۔ اور ان کی قَسم جو بادلوں کو ہر طرف پھیلا دیتی ہیں۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾

۴۔ پھر انکی قَسم جو (اُنہیں) پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں۔

فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾

۵۔ پھر ان کی قَسم جو نصیحت لانے والی ہیں۔

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾

۶۔ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کیلئے۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾

۷۔ بیشک جو وعدہٗ (قیامت) تم سے کیا جا رہا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾

۸۔ پھر جب ستاروں کی روشنی زائل کر دی جائے گی۔

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾

۹۔ اور جب آسمانی کائنات میں شگاف ہو جائیں گے۔

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ کر کے) اُڑا دیے جائیں گے۔

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور جب پیغمبر وقتِ مقررہ پر (اپنی اپنی اُمتوں پر گواہی کے لئے) جمع کیے جائیں گے۔

لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾

۱۲۔ بھلا کس دن کیلئے (ان سب اُمور کی) مدت مقرر کی گئی ہے۔

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾

۱۳۔ فیصلہ کے دن کیلئے۔

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ؕ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور آپ کو کس نے بتایا کہ فیصلہ کا دن کیا ہے۔

وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی (وتباہی) ہے۔

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ؕ﴿۱۶﴾

۱۶۔ کیا ہم نے اگلے (جھٹلانے والے) لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا تھا۔

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پھر ہم بعد کے لوگوں کو بھی (ہلاکت میں) ان کے پیچھے چلائے دیتے ہیں۔

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ ہم مجرموں کیساتھ اِسی طرح (کا معاملہ) کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اُس دن جھٹلانے والوں کیلئے بڑی خرابی ہے۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی (کی ایک بوند) سے پیدا نہیں کیا۔

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ پھر اس کو محفوظ جگہ (یعنی رحمِ مادر) میں رکھا۔

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ (وقت کے) ایک معین اندازے تک۔

فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ پھر ہم نے (نطفہ سے تولّد تک تمام مراحل کیلئے) وقت کے اندازے مقرر کیے، پس (ہم) کیا ہی خوب اندازے مقرر کرنے والے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اُس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی تباہی ہے۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹ لینے والی نہیں بنایا۔

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ (جو سمیٹتی ہے) زندوں کو (بھی) اور مُردوں کو (بھی)۔

وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّ
اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ ہم نے اس پر بلند و مضبوط پہاڑ رکھ دیئے اور ہم نے تمہیں (شیریں چشموں کے ذریعے) میٹھا پانی پلایا۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے بڑی بربادی ہوگی۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ
تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ (اب) تم اس (عذاب) کی طرف چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ
شُعَبٍ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ تم (دوزخ کے دھویں پر مبنی) اس سائے کی طرف چلو جس کے تین حصے ہیں۔

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ جو نہ (تو) ٹھنڈا سایہ ہے اور نہ ہی آگ کی تپش سے بچانے والا ہے۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ بیشک وہ (دوزخ) اونچے محل کی طرح (بڑے بڑے) شعلے اور چنگاریاں اڑاتی ہے۔

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۳۳

۳۳۔ (یوں بھی لگتا ہے) گویا وہ (چنگاریاں) زرد رنگ والے اونٹ ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۳۴

۳۴۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے بڑی تباہی ہے۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۳۵

۳۵۔ یہ ایسا دن ہے کہ وہ (اسمیں) بول بھی نہ سکیں گے۔

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۳۶

۳۶۔ اور نہ ہی انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ معذرت کر سکیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۳۷

۳۷۔ اُس دن جھٹلانے والوں کیلئے بڑی ہلاکت ہے۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۳۸

۳۸۔ یہ فیصلے کا دن ہے (جس میں) ہم تمہیں اور (سب) پہلے لوگوں کو جمع کریں گے۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۳۹

۳۹۔ پھر اگر تمہارے پاس (عذاب سے بچنے کا) کوئی حیلہ (اور داؤ) ہے تو (وہ) داؤ مجھ پر چلا لو۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۴۰

۴۰۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے بڑا افسوس ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۴۱

۴۱۔ بیشک پرہیزگار ٹھنڈے سایوں اور چشموں میں (عیش وراحت کے ساتھ) ہوں گے۔

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۴۲

۴۲۔ اور پھل اور میوے جس کی بھی وہ خواہش کریں گے (ان کے لئے موجود ہوں گے)۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۴۳

۴۳۔ (ان سے کہا جائے گا:) تم خوب مزے سے کھاؤ پیو اُن اَعمال (صالحہ) کے عوض جو تم کرتے رہے تھے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۴۴

۴۴۔ بیشک ہم اِسیطرح نیکوکاروں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۴۵

۴۵۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۴۶

۴۶۔ (اے حق کے منکرو!) تم تھوڑا عرصہ کھالو اور فائدہ اٹھالو، بیشک تم مجرم ہو۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۴۷

۴۷۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم (اللہ کے حضور) جھکو تو وہ نہیں جھکتے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی تباہی ہے۔

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

۵۰۔ پھر وہ اِس (قرآن) کے بعد کس کلام پر ایمان لائیں گے؟